شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا، جرمنی و یوکے کی تقریب تقسیم اسناد 2018ء میں
حضورِ انور کی بابرکت شمولیت اور نہایت بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12بجکر 48منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تمام حاضرین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربیان کا ایک اور بیچ جامعات سے فارغ ہو کر نکل رہا ہے۔ ساروں کی رپورٹ آپ سن چکے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے، یہاں سات سال تعلیم حاصل کی اور جو محنت آپ نے کی ہے اس کو اب آپ کو مزید بڑھانے اور اس علم کو مزید بڑھانے اور اس کو آگے پھیلانے کے لیے اب کوشش کرنی ہوگی۔ میدانِ عمل میں جب جائیں گے تو صرف اسی پر اکتفا نہ کریں کہ سات سال پڑھ لیا بلکہ اپنے علم کو بڑھاتے رہیں اور علم بڑھانے سے ہی آپ کی علمی ترقی ہوگی اور علمی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی علم جب بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم اور ادراک بھی زیادہ بڑھتا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بہت ضروری چیز ہے کہ آپ نے اپنے علم کو آگے بڑھاتے چلے جانا ہے کیونکہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لیے یہ بہت ضروری ہے اور تبھی آپ اپنے وقف زندگی کے مقصد کو بھی پورا کر سکیں گے۔ آپ لوگوں نے مسیح و مہدی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے بھیجا تھا اس کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور اس پر احسن رنگ میں عمل کرنا، اس کے اچھے نتائج پیدا کرنا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کے ساتھ جس خلافت حقہ کا آغاز ہونا تھا آپ نے اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کا دست و بازو بننے کے لیے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے پیش کیا ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے خلافت کے سپرد جو کام ہیں ان کو آگے پھیلانا ہے، اُس کا دست و بازو بننا ہے تو یہ بہت بڑا کام ہے اور خود آپ نے اپنی مرضی سے اس کام کو سرانجام دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پس **ہمیشہ یاد رکھیں کہ اہل وفا کی طرح اس عہد کو پورا کرنے کے لیے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو لگانا ہے، اپنے علم کو لگانا ہے اور پھر علم میں اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔** آپ میں سے بعض، بعض دفعہ میرے پاس اپنی ڈائری لے آتے تھے، یوکے کے خاص طور پر کہ اس پہ کچھ نصیحت لکھ دیں۔ آپ میں سے بعض کی ڈائریوں میں مَیں نے یہ بھی لکھا ہو گا کہ **خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہ کرنا۔ اپنے اللہ سے وفا کرنا** یا قرآن کریم کا ارشاد کہ **وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓى**۔ حضرت ابراہیم کی وفا کا خاص طور پر ذکر کیوں کیا ہے اللہ تعالیٰ نے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی موقع پر وضاحت فرمائی ہے۔ وہ وضاحت میں اس وقت بعض اقتباسات جو ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آپ کو پتا لگے کہ وہ کیا معیار تھا وفا کا اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے بھی وہ وفا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے جن میں حضرت ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ سے وفا کا ذکر تھا۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر اپنے شاعرانہ کلام میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک مصرع ان کا ہے کہ ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: واقف زندگی اور پھر مربی اور مبلغ جو ہے اس کا عہد تو ایک عام احمدی کے عہد سے بہت بڑھ کر ہے کہ ایک عہد بیعت بھی آپ نے کیا ہوا ہے جو ہر احمدی نے کیا ہوا ہے اور ایک وقف کا عہد ہے۔ یہ عہد کیا کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کی اور تبلیغ کے پھیلانے کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک کے دل سے یہ آواز اٹھے جو حضرت مصلح موعود نے اپنے شاعرانہ کلام میں فرمائی ہے کہ ؎

بے وفاؤں میں نہیں ہوں مَیں وفاداروں میں ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیاوی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک کرنا بھی بہت ضروری چیز ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ سے بڑی نیک توقع رکھی اور اپنی ایک نظم میں یہ اعلان کیا شعر وہاں بھی لکھا ہوا ہے کہ

وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دور ہیں

پس اللہ تعالیٰ کے عشق سے مخمور ہونا اور پھر دنیاوی آلائشوں سے پاک ہونا یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ یہ ایک توقع ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے زمانے میں خاص طور پر واقفین زندگی سے اور افراد جماعت سے کی اور یہی توقع ہے جو مجھے آپ سے ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے قرآن کریم پڑھنے، اس پر فکر و تدبر کرنے، تفاسیر کا مطالعہ کرنے، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے، احادیث کا مطالعہ کرنے اور اِن ذرائع سے حاصل ہونے والے علم سے دینی سوالوں کے جوابات دینے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا: اپنے مطالعہ کے لیے اپنے پروگرام میں اپنے ٹائم شیڈول بناتے ہیں جو روزانہ کا اس میں کوشش کریں کہ چند گھنٹے مطالعہ کے لیے ضرور مخصوص کرنے ہیں آپ نے۔ جو بھی مصروفیت ہو۔ عبادت کے لیے بھی مخصوص کرنے ہیں علاوہ فرض نمازوں کے نوافل کے لیے بھی اور کیونکہ دعا کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح مطالعہ کے لیے۔ کیونکہ علم کو بڑھانا بھی بہت ضروری ہے اور علم کو بڑھا کر اسے جذب کرنا اور اس کو آگے بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ایک مبلغ اور مربی میں ہمدردیٔ خلق کا جذبہ بھی بہت زیادہ ہونا چاہیے اور ہمدردی یہ نہیں ہے کہ ایک عادی مجرم کی بھی پردہ پوشی کریں اور تمام نظام کو ہی اس کی وجہ سے بگاڑ دیں کہ ہم ہمدردی کر رہے ہیں اس کی پردہ پوشی کر کے۔ اس کو سزا سے بچا کے اس سے ہمدردی کر رہے ہیں۔ ایک عادی مجرم ہے ایک نظام جماعت میں رخنہ ڈالنے والا ہے جماعت میں نفاق پیدا کرنے والا ہے یا جماعت کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والا ہے یا اپنے معاشرے میں اس کا ظلم اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سے معاشرے کو نقصان پہنچ رہا ہے تو وہاں ہمدردی یہ ہے کہ اس کو تباہ ہونے سے بچانے کے لیے اس کو سمجھائیں یا اگر ایسے موقع پر نظام کو یا قانون کو بھی دینا پڑے تو دینے کی کوشش کریں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی ہمدردی اور پردہ پوشی یہ بھی حالات کے مطابق جائزہ لے کے آپ کو کرنے کی ضرورت ہے۔...پس اب میدان عمل میں لوگوں کی آپ کی طرف نظر ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ابھی چھوٹے ہیں بڑی عمر کے بزرگوں کو کس طرح سمجھائیں گے۔ بچوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے نوجوانوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے بڑوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے۔ لیکن اس کے لیے سب سے پہلے اپنے عمل قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ پس حتی الوسع اپنی اپنی صلاحیتوں کے حساب سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور نیت نیک ہونی چاہیے۔ جب نیت نیک ہو گی اپنے عمل قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالی پھر فضل بھی فرماتا چلا جائے گا اور آپ کی زبان میں برکت بھی ڈالے گا۔ لوگ آپ کی باتیں سنیں گے بھی۔ خاص طور پر جہاں شریعت کے احکام کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا تعلق ہے خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کروانے کا تعلق ہے کسی قسم کی بزدلی آپ کو نہیں دکھانی چاہیے۔ یہاں وفا کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے سامنے کوئی بھی ہو مربی کا کام یہ ہے کہ ہر قسم کی مداہنت سے پاک رویہ اختیار کرے۔ ہر ایک قسم کی کمزوری دکھانے سے پاک ہو اور شریعت کے احکام پر عمل کروانے کے لیے ایک مضبوط چٹان کی طرح بن جائے تا کہ کوئی اس کو یہ نہ ہو کہ اس کو توڑ کر کوئی آگے گزر سکے وہاں آپ نے عمل کرنا ہے احکام پر۔ خلیفہ وقت اور نظام خلافت کی عزت کو قائم کرنے کے لیے آپ کو ایک ننگی تلوار کی طرح ہونا چاہیے۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں کہ ؎

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لیے رہنما ہو جاؤ

آج جب دنیا کی اکثریت مادیت میں گرفتار ہو کر اپنے خدا کو بھول کر روحانی لحاظ سے ظلمت اور تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے اس میں اپنوں اور غیروں کے لیے قطب بننا آپ کا کام ہے، ان کا کام ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اس مقصد کے لیے پیش کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے لفظ 'قطب' کے معانی بیان فرمائے اور فرمایا کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں دنیا کو آپ نے اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل تہذیب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ سے دنیا میں رائج کیا۔ جنگلی انسان کو انبیاء نے ہی صحیح تہذیب سکھا کر انسان بنایا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جانوروں کو انسان بنایا انسان کو تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسان کو باخدا انسان بنایا۔ پس ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہیں اور اس عہد کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں گے تو ہمیں سب سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے بغیر کسی خوف کے بغیر کسی ڈر کے ان نام نہاد تعلیم یافتہ یا تہذیب کے علمبردار لوگوں کو آپ نے حقیقی تعلیم دینی ہے اور حقیقی تہذیب سکھانی ہے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج آپ کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہے اس کو سمجھنے والے بنیں۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جس کو آپ نے اٹھانے کا عہد کیا اور عزم کیا ہے اور اس عہد و عزم کو وفاداروں کی طرح نبھانے کی اور اٹھانے کی کوشش کریں۔

آخر میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں میری بھی یہ دعا ہے آپ کے لیے کہ ؎

موردِ فضل و کرم وارث ایمان خدا
عاشق احمد و محبوب خدا ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ہمیشہ اپنے وفا کے معیاروں کو بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ

کے فضل و کرم کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ ایمان و ہدایت کے وارث بن کر پھر اس وراثت کو بڑھا کر، حقیقی وارث تو وہ ہوتا ہے جو اس وراثت میں پھر ترقی بھی کرتا چلا جائے، اس وراثت کو بڑھاتا چلا جائے نہ کہ وہیں رک جائے۔ آگے تعلیم آگے پھر تقسیم کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے ہوں اور احمدؑ ثانی نے احمدِؐ اول کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا جو کام اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے شروع کیا تھا اس کو آپ بھی اور میں بھی دنیا میں پھیلاتے چلے جانے والے بن جائیں اور آپ میں سے ہر ایک خلافت کا سلطان نصیر بنے تا کہ ہم پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرا کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبھی آپ عہد شکنی کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ اہل وفا میں شامل رہیں۔ آمین۔